434

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

از الفضل بیند اللہ یؤتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۲ محرم ۱۳۵۶ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۳۷ء | نمبر ۷۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ مارچ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلِ خدا اچھی ہے۔

جناب سکرٹری صاحب تحقیقاتی کمیشن مطلع فرماتے ہیں کہ آج کمیشن نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے معائنہ کا کام ختم کر کے اپنی آخری رپورٹ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔

میاں غلام حسن صاحب اعوان ساکن گھوگھیاٹ ضلع شاہ پور کی لاش آج بذریعہ لاری پہونچی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ مرحوم جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے ۲۲ مارچ بعمر قریباً ۸۰ سال فوت ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عبودیت کی حالتِ کاملہ کا مرتبہ

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا نام عبد بھی ہے۔ اور اسی لئے خدا نے عبد نام رکھا۔ کہ اصل عبودیت کا خضوع اور ذل ہے۔ اور عبودیت کی حالتِ کاملہ وہ ہے۔ جس میں کسی قسم کا علو اور بلندی اور عجب نہ رہے۔ اور صاحب اس حالت کا اپنی عملی تکمیل محض خدا کی طرف سے دیکھے۔ اور کوئی ہاتھ درمیان میں نہ دیکھے۔ عرب کا محاورہ ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ مور مُعبَّد وطریق مُعبَّد جہاں راہ نہایت درست اور نرم اور سیدھا کیا جاتا ہے۔ اس راہ کو طریق مُعبّد کہتے ہیں۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس لئے عبد کہلاتے ہیں۔ کہ خدا نے محض اپنے تصرف اور تعلیم سے ان میں علمی کمال پیدا کیا۔ اور ان کے نفس کو راہ کی طرح اپنی تجلیات کے گذر کے لئے نرم اور سیدھا اور صاف کیا۔ اور اپنے تصرف سے وہ استقامت جو عبودیت کی شرط ہے ان میں پیدا کی۔ پس وہ علمی حالت کے لحاظ سے مہدی ہیں۔ اور عملی کیفیت کے لحاظ سے جو خدا کے عمل سے ان میں پیدا ہوئی عبد ہیں۔ کیونکہ خدا نے ان کی روح پر اپنے ہاتھ سے وہ کام کیا ہے۔ جو کوٹنے اور ہموار کرنے کے آلات سے اس سڑک پر کیا جاتا ہے۔ جس کو صاف اور ہموار بنانا چاہتے ہیں اور چونکہ مہدی موعود کو بھی عبودیت کا مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حاصل ہوا۔ اس لئے مہدی موعود میں عبد کے لفظ کی کیفیت غلام کے لفظ سے ظاہر کی گئی۔ یعنے اس کے نام کو "غلام احمد" کر کے پکارا گیا۔ یہ غلام کا لفظ اسی عبودیت کو ظاہر کرتا ہے۔ جو ظلی طور پر مہدی موعود میں بھی ہونی چاہیئے"۔

(ایام الصلح حاشیہ صفحہ ۱۴۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا چندہ دوست جلد سے جلد ادا کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

بعض نہایت اہم ضروریات کیوجہ سے اور تحریک جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریک جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گذشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے جس کی نہ معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے۔ تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آچکنا چاہیئے تھا۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہئیے۔ خاص زور دے کر چندہ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کر کے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں۔ مقرر کر کے وصولی کے کام کو وسعت دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ تا اللہ تعالیٰ کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجدھار سے نکل کر اپنی منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار:- میرزا محمود احمد

بقیہ صفحہ ۳

کے متعلق کوئی سچی بات بھی کہدے۔ تو خود مولوی صاحب اور ان کے حمایتی زور شور سے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ غیظ و غضب کا طوفان برپا کر دیتے ہیں۔ اور جو منہ میں آتا ہے۔ بے دریغ کہتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے انتہا توہین کرنے والوں۔ آپ پر نہایت ہی ناپاک الزام لگانے والوں آپ کا نام ونشان مٹا دینے کا ادعا کر کے کھڑے ہونے والوں کے ساتھ دوستانہ ملاقاتیں کی جاتی ہیں۔ باریابی کا موقعہ دینے پر ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ ان کی ملاقات پر فخر کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ان کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کو خوشنودی کی بہت بڑی سند قرار دے کر موٹے الفاظ میں شائع کیا جاتا ہے۔ اور تمام غیر مبایعین کے لئے بقلم جلی اعلان عام کر دیا جاتا ہے۔ کہ "وہ مولانا مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اور مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے ساتھ محبت و پیار کے ساتھ پیش آئیں"۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

زندگی میں حصۂ وصیت کی ادائگی

چودھری دین محمد صاحب وزیر آباد نے اپنی جائیداد کا حصۂ وصیت مبلغ پانچ سو روپیہ اپنی زندگی میں نقد ادا کر دیا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء دوسرے موصی صاحبان کو بھی توجہ فرمانی چاہیئے۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی

انصار سلطان القلم کو اطلاع

مجلس انصار سلطان القلم کا اجلاس عام بروز ہفتہ ۲۷ مارچ ۱۹۳۷ء مسجد اقصیٰ میں انشاء اللہ ساڑھے سات بجے صبح منعقد ہوگا جس میں اہم امور پر غور کیا جائیگا۔ جملہ ارکانِ مجلس تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار:- خالد بی اے (آنرز) سکرٹری انصار سلطان القلم۔ قادیان

کمیٹی دار الشکر کے متعلق اعلان

جملہ حصہ داران کمیٹی دار الشکر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۶ مارچ بروز جمعہ بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں کمیٹی کا جنرل اجلاس ہوگا جس میں کمیٹی سے متعلقہ بعض ضروری امور پیش کئے جائیں گے۔ حصہ داران اجلاس میں شمولیت فرما کر ممنون فرمائیں۔

سیکرٹری کمیٹی دار الشکر۔ قادیان

درخواستہائے دعا میرے بھائی بشیر احمد اور لڑکے محمد عبداللہ نے اسدفعہ انٹرنس کا امتحان دیا ہے احباب کامیابی کیلئے دعا کریں۔ عبد الرحمٰن پشاور چھاؤنی ۲- احباب خاکسار کے مقدمہ میں کامیابی کیلئے دعا کریں۔ دشمن انتہائی شرارت پر آمادہ ہیں۔ فتح محمد احمدی شرما از کراچی۔ ۳- شیخ الطاف حسین صاحب کلرک صدر انجمن احمدیہ کی اہلیہ صاحبہ اور لڑکا ارشاد حسین بیمار ہیں احباب دعائے صحت کریں۔ ۴- میرا لڑکا سلطان محمود بیمار ہے۔ اب ڈاکٹروں کے مشورہ سے اسے ہسپتال میں داخل کیا ہے۔ احباب اس کی صحت کیلئے دعا کریں۔ مستری دین محمد امرتسر

زمین قابل فروخت

نواب صاحب کی کوٹھی کے شمال مغرب میں ایک نہایت باموقع زمین قابل فروخت ہے۔ زمین بڑی سڑک پر ہے۔ اور غلام محمد خاں صاحب گلگتی کے احاطہ کے جانب شرق واقع ہے۔ رقبہ زمین ساڑھے نو کنال ہے۔ قیمت کا تصفیہ بذریعہ خط وکتابت یا زبانی گفتگو سے کیا جا سکتا ہے۔

مرزا شریف احمد۔ قادیان

ایک قابل گریجوایٹ کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ایک اہم ادارہ میں ایک تجربہ کار اچھی صحت کے ایک گریجوایٹ کی ضرورت ہے۔ جو دفتری انتظام سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اور انگریزی میں بے تکلف گفتگو اور ڈرافٹ کر سکتے ہوں۔ معاوضہ معقول دیا جائے گا۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی مصدقہ ۳۱ مارچ تک پہونچنی ضروری ہیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ محرم ۱۳۵۶ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار اور غیر مبایعین کی سازباز

احرار نے جماعت احمدیہ کے تمام معاندین سے مدد حاصل کر کے احمدیت کے مرکز پر اس لئے حملہ کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے جو نور اپنی مخلوق کے لئے نازل فرمایا ہے اسے تاریکی سے بدل دیں۔ اس کے لئے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والا صفات پر ایسے ایسے ناپاک اور گندے الزامات لگائے۔ اور اس بے حیائی کے ساتھ آپ کی توہین و تحقیر کی کہ کوئی بھی شریف انسان اسے سننا گوارا نہیں کر سکتا۔ لیکن وہ لوگ جن کا ادعا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کی اشاعت اور اس علم کے مطابق تبلیغ اسلام ان کا اصل کام ہے۔ اور جو ابھی تک اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ وہ نہ صرف احرار کے مقابلہ میں خاموش رہے۔ بلکہ ان کے سابق "حضرت امیر" اور حال سیدنا ومخدومنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز" نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں ایسا رنگ اختیار کر لیا۔ جس سے صریح طور پر احرار کی حمایت اور جماعت احمدیہ کی مخالفت ظاہر ہوتی تھی۔ چنانچہ احرار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جہاں انہوں نے اپنے غلط عقائد کی وسیع پیمانہ میں تشہیر شروع کر دی۔ وہاں جماعت احمدیہ کے خلاف بھی سارا زور صرف کرنے لگ گئے تاکہ اس وقت جبکہ جماعت احمدیہ کی ساری توجہ احرار کے مقابلہ میں صرف ہو رہی تھی۔ اسے اپنے ساتھ الجھا کر احرار کے لئے آسانی اور سہولت بہم پہنچائیں بالآخر غیر مبایعین کی یہ بے غیرتی اور بے حمیتی یہاں تک بڑھ گئی۔ کہ جب احرار نے احمدی مُردوں کی توہین کا شغل اختیار کیا۔ اور عام قبرستانوں میں ان کی تدفین میں مزاحمت کرنے لگے۔ تو مولوی محمد علی صاحب کے نقیب "پیغام صلح" نے ان کے اس فعل کو حق بجانب قرار دیتے ہوئے لکھا۔ جب غیر احمدی جواب میں احمدیوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ تو وہ احمدی بچوں کو اسلامی قبرستان میں کیسے دفن کرنے دینگے ؛

مُردوں کی تدفین میں روکاوٹ ڈالنے والے احرار کے نہایت ہی شرمناک اور خلاف انسانیت فعل کی حمایت کا یہ جذبہ "پیغام صلح" کے صفحات میں اس وقت پھوٹ نکلا۔ جبکہ احرار ایک غیر مبایع مُردہ کی انتہائی توہین اور تذلیل کے مرتکب ہو چکے تھے۔ اور جسے بالآخر اپنے کھیت میں دفن کیا گیا تھا۔ جو لوگ ان حالات میں بھی احرار کی حمایت اور تائید کا حق ادا کرتے رہے ہیں۔ ان کے متعلق بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت اور توقیر کے متعلق کس درجہ غیرت و حمیت رکھتے ہیں۔ اور آپ کے بدترین معاندین کی خوشنودیٔ مزاج حاصل کرنا کتنا ضروری خیال کرتے ہیں ؛

اس کی ایک تازہ مثال مولوی محمد علی صاحب کے نمائندہ دہلی "شیخ عبد الحق سکرٹری انجمن اشاعت اسلام" نے پیش کی ہے۔ "پیغام صلح" کے ۱۹ مارچ کے پرچہ میں انہوں نے بڑے فخر کے ساتھ مولوی حبیب الرحمٰن اور مولوی عطاء اللہ سے اپنی ملاقات کا ذکر شائع کرایا۔ جس میں لکھا ہے۔ "ہر دو مولوی صاحبان کے متعلق مجھے یہ کہنے میں قطعاً کوئی تامل نہیں۔ کہ انہوں نے نہایت ہی خندہ پیشانی کے ساتھ مجھ سے گفتگو فرمائی اور جماعت احمدیہ لاہور کی خدماتِ دینی کی تعریف کی۔ بلکہ مولانا مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے تو یہاں تک ارشاد فرمایا۔ کہ اگر ہماری جماعت حضرت مجدد الوقت کو مسیح موعود منوانا چھوڑ دے۔ تو سب سے پہلے وہ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے کے لئے تیار ہیں" اور آخر میں لکھا "میں جماعت احمدیہ لاہور کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ مولانا مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اور مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے ساتھ محبت و پیار کے ساتھ پیش آئیں"

یہ مشورہ اور راز و نیاز کی باتیں جنہیں "پیغام" نے بقلم جلی شائع کیا ہے۔ چونکہ منظر عام پر آگئیں۔ اور غیر مبایعین کے ساتھ احراری جوڑ توڑ کے چہرہ سے نقاب الٹ گیا۔ اس لئے صدر احرار نے تصویر کا دوسرا رُخ خود دکھانے کی ضرورت محسوس کی۔ اور لکھا ہے :-

"یہ شخص انجمن سیف الاسلام دہلی کے دفتر میں میرے اور شاہ صاحب کے پاس آیا اور کہا۔ کہ آپ قادیانی جماعت کے خلاف جو کچھ کر رہے ہیں۔ یہ ہماری دُعا کا نتیجہ ہے ہم خوش ہیں۔ کہ یہ جماعت آپ کے ہاتھوں تباہ ہو جائے۔ لیکن قادیانیوں کے خلاف تو آپ جو چاہیں۔ کریں۔ لیکن ہمارے پیچھے آپ کیوں پڑے ہیں جس کے جواب میں ہم نے یہ کہا۔ کہ ہم آپ کی یہ بات سُنکر خوش نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جب تک آپ مرزا غلام احمد کو نہیں چھوڑتے اور اس کو دعوےٰ نبوت کی وجہ سے خارج از اسلام نہیں سمجھتے۔ اس وقت تک ہم آپ میں اور قادیانیوں میں کوئی فرق نہیں سمجھتے" (الجمعیۃ ۲۱ مارچ)

ان سطور سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ غیر مبایعین کے مشیر نے جس حصہ گفتگو کو چھپایا۔ اسے مولوی حبیب الرحمٰن نے ظاہر کر دیا ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ باقی گفتگو کے لفظی ایچ پیچ کو اگر نظر انداز کر دیا جائے۔ تو فریقین کے بیانات ایک دوسرے کے مطابق ہو جاتے ہیں شیخ عبد الحق نے یہ نہیں بتایا۔ کہ مولوی حبیب الرحمٰن نے کس گفتگو کے نتیجہ میں غیر مبایعین کی "خدماتِ دینی" کی تعریف کی۔ تعریف یقیناً اسی موقعہ پر کی ہوگی۔ جبکہ پیغامی مشیر شیخ عبد الحق نے مولوی حبیب الرحمٰن اور مولوی عطاء اللہ کے آگے ناک رگڑتے ہوئے دست بستہ عرض کیا۔ کہ "قادیانیوں کے خلاف تو آپ جو چاہیں۔ کریں۔ لیکن ہمارے پیچھے آپ کیوں پڑے ہیں" اس کا جواب ملا۔ تم مرزا غلام احمد کو چھوڑ دو ہم تم سے خوش ہو کر تمہارے امیر المومنین کو گلے لگالیں گے۔ اس جواب میں پیغامی مشیر نے کچھ ترمیم کی ہے۔ لیکن وہ بالکل فضول اور بے فائدہ ہے جب غیر مبایعین کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑے سے بڑا درجہ "مجدد الوقت" ہے۔ تو مسیح موعود نہ منوانا ان کے لئے کونسی بڑی بات ہے۔ اور جب کسی کو مجدد ماننا انسان کی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ خدا اور اس کے رسُول نے اسے ضروری نہیں قرار دیا۔ اور نہ اس کے نہ ماننے سے کوئی حرج واقعہ ہوتا ہے۔ تو احرار کا یہ مطالبہ منظور کرنے میں غیر مبایعین کو کیا عذر ہو سکتا ہے۔ پس جو کچھ مولوی حبیب الرحمٰن نے کہا۔ وہی ذرا الفاظ بدل کر "پیغام صلح" میں پیش کر دیا گیا ہے ؛

خیر یہ احرار اور غیر مبایعین کی خفیہ سازباز کا ایک معمولی سا گوشہ ہے۔ جو "پیغام صلح" کی جلد بازی کی وجہ سے بے نقاب ہو گیا۔ ہم اسے اور سرکانا نہیں چاہتے البتہ ہم یہ ضرور دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف غیر مبایعین کا بغض و کینہ۔ دشمنی و عداوت اس حد کو پہونچ چکی ہے کہ نہ تو ان میں غیرت و حمیت کا کوئی ذرہ باقی رہ گیا ہے۔ اور نہ احمدیت کا کوئی شائبہ خدا کا غضب ہے اگر مولوی محمد علی صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر غیر مبائعین کا حملہ

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی ایک تحریر کا حوالہ

(۲)

ہر دو عبارات کا مقابلہ

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر اور مکتوب ۳۱۰ کی تحریر کا مقابلہ کر کے دکھاتا ہوں۔ کہ ہر دو عبارات اپنے مفہوم میں پوری مطابقت رکھتی ہیں حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ کی تحریر دو امور پر مشتمل ہے۔

(۱) اس امت کے بعض افراد مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔

(۲) جس شخص کو بکثرت مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے۔ اور بکثرت امور غیبیہ پر اطلاع دی جائے وہ نبی کہلاتا ہے گویا دوسرے حصہ میں نبی کی وہ تعریف بیان کی گئی ہے۔ جس کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے تئیں نبی قرار دیتے ہیں؛

اس کے بالمقابل مجدد صاحب کی تحریر بھی انہی دو باتوں پر مشتمل ہے۔

(۱) متشابہات قرآنی کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ علمائے راسخین کو بھی اس علم سے ایک حصہ عطا فرماتا ہے۔

(۲) علم غیب جو اللہ تعالیٰ کی ذات سے خاص ہے۔ اس کی اطلاع وہ صرف برگزیدہ رسولوں کو دیتا ہے۔ یہ تاویل کا علم معمولی تاویلی علم نہیں۔ بلکہ اسرار الٰہی سے ہے۔ یعنی علم غیب ہے اور اس کا علم اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کو بھی نہیں دیتا۔ بلکہ اخص کو ان اسرار کا علم عطا فرماتا ہے۔

امر اول

امر اول میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ یہ امر ذہن نشین کرنا چاہتے ہیں۔ کہ قرآنی متشابہات جو اسرار الٰہی میں سے ہونے کی وجہ سے پردۂ غیب میں ہیں۔ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ اس علم کے ایک حصہ سے علمائے راسخین یعنے بعض افراد امت محمدیہ کو بھی بہرہ ور فرمایا کرتا ہے۔ یعنے متشابہات قرآنی کا علم ہر امتی کو نہیں دیا جاتا۔ بلکہ علمائے راسخین کو جو امت کے بعض افراد ہیں بطور موہبت اس علم سے ایک حصہ عطا فرماتا ہے۔ یہ علمائے راسخین دوسرے لفظوں میں علمائے ربانی یا مجددین و محدثین و اولیاء امت ہی ہو سکتے ہیں۔ پس مجدد الف ثانی کے نزدیک اس علم کے ساتھ امت محمدیہ کے بعض افراد مخصوص ہیں۔ چونکہ یہ علم موہبت ہے۔ جیسا کہ عطا فرمائے کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ اس لئے تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا منشاء یہی ہے۔ کہ ان بعض افراد امت کو یہ علم بطور مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ دیا جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ علمائے راسخین قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کی عادت میں داخل ہے۔ کہ وہ بعض افراد کو قیامت تک اس علم سے مخصوص رکھے گا؛

اگر استمرار تجددی نہ لیا جائے تو پھر عبارت کا یہ مفہوم بن جائے گا۔ کہ صرف مجدد صاحب سرہندی علیہ الرحمۃ کے زمانہ میں ہی اللہ تعالیٰ بعض افراد امت کو متشابہات قرآنی کے علم سے جو اسرار الٰہی میں سے ہے حصہ دیتا تھا۔ مگر صاف ظاہر ہے کہ مجدد صاحب کی یہ مراد کبھی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی ایک سنت کا ذکر فرما رہے ہیں۔ جس کے مطابق وہ ایسا پہلے بھی کرتا آیا ہے۔ اور آئندہ بھی کرتا رہے گا۔

پس اس پہلے حصہ کا مطلب ظاہر ہے کہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اس قول سے یہ ذہن نشین کرنا چاہتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ امت محمدیہ کے بعض افراد کو اپنے مکالمہ مخاطبہ کے ذریعہ متشابہات قرآنی کے علم سے تا قیامت ایک حصہ عطا فرماتا رہیگا اور یہی وہ امر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقۃ الوحی کی محولہ بالا عبارت کے پہلے حصہ میں بیان فرمایا ہے۔

امر دوم

عبارت کے دوسرے حصہ میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نبی یا رسول کی تعریف ذہن نشین کرنا چاہتے ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔ "بر علم غیب کہ مخصوص است بہ او سبحانہ خلص رسل اطلاع مے بخشد" یعنے اس علم غیب پر جو خدا تعالیٰ کی ذات سے مخصوص ہے۔ خداوند تعالیٰ صرف اپنے برگزیدہ رسولوں کو اطلاع دیتا ہے۔

مجدد صاحب کے اس فقرہ کا مضمون در حقیقت قرآن مجید کی ذیل کی دو آیتوں سے ماخوذ ہے؛

(۱) ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکن یجتبی من رسلہ من یشاء کہ خدا تعالیٰ تمہیں الغیب پر (یعنے اس غیب پر جو اللہ تعالیٰ کی ذات سے خاص ہے۔) اطلاع نہیں بخشتا۔ لیکن وہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس اطلاع کے لئے چنتا ہے؛

(۲) فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول

اس آیت کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ میں مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی محولہ عبارت کے ساتھ ہی یوں فرماتے ہیں:۔

"خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا۔ جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو"

پھر اشتہار ایک غلطی کے ازالہ کے حاشیہ میں دوسری آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔ "مصفّٰے غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے"

پس حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے مندرجہ بالا فقرہ کا مضمون انہی دو آیتوں سے ماخوذ ہے۔ اور چونکہ نبی اور رسول کے لئے مندرجہ بالا آیت میں کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پانا شرط ہے لہذا صاف ظاہر ہے۔ کہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی مراد "بر علم غیب کہ مخصوص است بہ او سبحانہ خلص رسل را اطلاع مے بخشد" سے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے رسولوں اور نبیوں کو کثرت سے علم غیب پر اطلاع دیا کرتا ہے۔

پس سیاق کلام سے بھی ظاہر ہے کہ مجدد صاحب سرہندی علیہ الرحمۃ کی مراد اس جگہ یہ ہے کہ رسولوں کو علمائے راسخین سے جو بعض افراد امت محمدیہ ہیں زیادہ علم غیب پر اطلاع دی جاتی ہے نہ کہ اتنے ہی علم غیب پر جتنے پر علمائے راسخین کو اطلاع دی جاتی ہے۔ پھر ایک اور قرینہ اس بات پر یہ ہے۔ کہ بر علم غیب کہ مخصوص بہ او سبحانہ الخ کے فقرہ میں اس علم غیب کو جو رسولوں کو دیا جاتا ہے متشابہات کے علم سے مقید نہیں فرمایا۔ بلکہ صرف غیب کا لفظ رکھ کر بتا دیا ہے کہ متشابہات والے علم کے علاوہ انبیاء و رسل کو دوسری اقسام کے غیب سے بھی اطلاع دی جاتی ہے۔ پس اس سے ظاہر ہے۔ کہ رسولوں کو جس علم غیب پر اطلاع دی جاتی ہے۔ وہ علمائے راسخین کے اس علم سے ضرور کثیر ہوگا اور مندرجہ بالا تشریح سے یہ امر ظاہر ہے۔ کہ مجدد صاحب سرہندی علیہ الرحمۃ کی مراد بر علم غیب کہ مخصوص بہ او سبحانہ، خلص رسل را اطلاع مے بخشد سے صرف یہ ہے۔

436

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ خدا تعالیٰ اپنے خالص غیب پر کسی کو کثرت سے اطلاع نہیں دیتا۔ مگر اپنے برگزیدہ رسولوں کو۔

خلاصۂ مضمون

خلاصۂ کلام یہ کہ مجدد صاحب سرہندی علیہ الرحمۃ نے اس فقرہ میں رسولوں کے لئے غیب پر اطلاع پانا بموجب نص قرآنی شرط ٹھہرایا ہے۔ اور اس فقرہ میں گویا نبی اور رسول کی یہ تعریف کی ہے کہ جس شخص کو کثرت سے علم غیب پر اطلاع دی جائے۔ وہ رسول یا نبی کہلاتا ہے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیر بحث تحریر کے حصہ دوم سے اس کا مقابلہ کرو۔ تو صاف کھل جاتا ہے۔ کہ دونوں تحریروں میں آپس میں بالکل مطابقت ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیر بحث تحریر کے الفاظ یہ ہیں:۔

"جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے۔ اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں۔ وہ نبی کہلاتا ہے"

ایک شبہ کا ازالہ

مولوی عمر الدین اس حوالہ کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس میں نبی کا لفظ نہیں۔ بلکہ رسول کا لفظ ہے۔ مگر انہیں یاد رہے۔ کہ آیت فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ میں بھی جس سے مجدد الف ثانی کا محولہ مضمون ماخوذ ہے۔ رسول کا ہی لفظ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ پر مجدد الف ثانی کی محولہ عبارت پیش کی ہے۔ اس کے آگے اپنی نبوت کے ثبوت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے ذکر کے بعد اس لفظ رسول کو نبی کے معنوں میں ہی لیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"واضح ہو۔ کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو عیسےٰ اور ابن مریم کہلائے گا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ یعنی اس کثرت سے مکالمہ مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا۔ اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہوں گے۔ کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فلا یظہر علیٰ غیبہ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول"

پس جس طرح آیت ہذا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک رسول سے مراد نبی ہی ہے۔ اسی طرح مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی تحریر "چنانچہ بر علم غیب کہ مخصوص باوست سبحانہ خلص رسل را اطلاع مے بخشد" کا مضمون چونکہ اس آیت سے ماخوذ ہے اس لئے آپ نے رسول سے مراد نبی لیا ہے۔

ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے

علاوہ ازیں جہاں تک میری تحقیق ہے۔ مجدد صاحب سرہندی علیہ الرحمۃ نے کہیں بھی رسول کو عام۔ اور نبی کو خاص نہیں لیا۔ بلکہ ان کے نزدیک بھی ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے اس لئے ان کے مذہب کے رو سے رسول کی جگہ نبی کا لفظ لکھ دینے میں کوئی قباحت نہیں۔ ہاں اگر مولوی عمر الدین۔ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی کسی تحریر سے یہ ثابت کر دیں۔ کہ وہ رسول کو عام۔ اور نبی کو خاص سمجھتے ہیں تو البتہ ان کی ایسی جرح ایک حد تک قابل اعتنا ہو سکتی ہے۔ مگر میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ وہ تا قیامت یہ امر ثابت نہیں کر سکتے۔ کہ مجدد صاحب سرہندی علیہ الرحمۃ کے نزدیک کوئی رسول ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ جو نبی نہ ہو۔

خاکسار۔ قاضی محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ لائلپور

شاعر اور اس کا کلام

شعر گوئی خدا تعالیٰ کا ایک لطیف عطیہ ہے۔ جس کا جائز استعمال فطرت انسانی کے تقاضے کو پورا کرتا ہے۔ اور کسی شے کو اس کے غلط استعمال کی وجہ سے خبث ٹھہرانا۔ اور مفر قرار دینا انسانیت سے بعید ہے۔ اگر کوئی شخص شعر کہنے کی قابلیت کا غلط استعمال کرتا ہے۔ تو اس سے شعر کہنا معیوب یا باعث خبث کیسے ٹھہر سکتا ہے۔ اور جو ایسا کہتا ہے۔ وہ سراسر غلطی خوردہ ہے:۔

پھر شعر کی تاثیر مسلم ہے۔ اگر شعر گوئی کا جائز اور صحیح استعمال کیا جائے۔ تو یہ ملک و قوم کی اخلاقی۔ تمدنی۔ روحانی اور سیاسی ترقی میں اس سے کہیں زیادہ مفید ہے۔ جس قدر بھاپ یا بجلی بنی نوع انسان کے لئے مفید ثابت ہو رہی ہے۔ بھاپ اور بجلی کے ذریعہ بڑی بڑی کلیں۔ مشینیں۔ دخانی اور ہوائی جہاز اور ہزاروں من بوجھ اٹھانے والی ریلیں چلتی ہیں۔ تھوڑی دیر میں طویل مسافت طے کی جاتی ہے اور دنیا کا نقشہ ایک گھر کی شکل میں بدل گیا ہے۔ اسی طرح شاعری کا اثر اقوام کی قومی و ملکی ترقی پر پڑتا ہے لوگوں کے قلوب میں اصلاح اور فوز و فلاح کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور قوم کی قوم قلیل عرصہ میں قعر ذلت سے نکل کر بام رفعت پر جا پہنچتی ہے:۔

سب سے ضروری اور قابل غور امر شاعر کی پوزیشن ہوتی ہے۔ کیونکہ شاعر کے خد و خال۔ اسکی ظاہری و باطنی کیفیتیں۔ اوضاع و اطوار کیفیات غم و رنج اس کے کلام کے آئینہ میں نمایاں ہوتی ہیں۔ شاعر کی دنیا موجودہ مادی دنیا سے نرالی ہوتی ہے۔ جذبہ لطیف کے لحاظ سے شاعر کا دل پھول کو اس کی شاخ سے علیحدہ ہوتے۔ سوکھے پتے کو پاؤں میں مسلتے اور کسی کے جذبات کا خون ہوتے دیکھ کر پگھل جاتا ہے۔ درد و رنج محسوس کرتا ہے۔ مصیبت زدہ لوگوں کی تکلیف کو دیکھ کر اس کا جی کڑھتا ہے۔ انسانیت کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو بے قرار پاتا ہے۔ نیکی کی تلقین۔ بدی سے بچنا۔ مصیبت میں صبر کرنا۔ غمگساری کرنا۔ محسنوں کی احسانمندی۔ دشمنوں سے نیک سلوک۔ دوستوں سے مروت۔ یگانگت۔ ہمدردی۔ استقامت وفاداری۔ بزرگوں کا ادب۔ بیوگان کی پردہ پوشی۔ مصیبت کے وقت جرأت سے کام لینا۔ بزدلی۔ غلامی۔ کمینگی۔ دنائت جُبن۔ بخل سے نفرت کرنا۔ یہ اس کی مختصر صفات ہیں۔ وہ حقیقی معنوں میں فطرت کا راز دان ہوتا ہے۔ کیا اہل دانش و بینش کے نزدیک خدا تعالیٰ کی حکمت ایسی ہستی کو رائیگاں جانے دے سکتی ہے۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ ایسی ایک شخصیت کروڑوں بلکہ اربوں خشک زاہد ملانوں سے بہتر ہے۔ چہ جائیکہ مصلح موعود نبی اعظم و نائب رسول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں:۔

غرض جوں جوں غور کیا جائے۔ شاعری کی ضرورت اور اہمیت روشن ہوتی جاتی ہے نامور شعرا کی رائے میں زندگی شاعری کی بنیاد ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ نظام عالم کی بنیاد شعریت پر ہے۔ شعریت زندگی ہے۔ اور شعریت سے زندگی کا تعلق اور وجود قائم ہے:۔

شعریت نظام اور توازن چاہتی ہے اور کائنات کا ہر جزو۔ بلکہ ہر ذرہ نظام اور توازن پر مبنی ہے۔ شعریت میں راگ داخل ہے۔ اور راگ صحیفۂ فطرت کا مروجہ اصل ہے:۔ شعریت میں نزاکت ہے۔ اور نزاکت ہر شے میں داخل ہے۔ شعریت میں رعب ہے اور کوئی حقیقت بین شخص صحیفۂ فطرت کے اوراق اس سے معرا نہیں پاتا۔ شعریت میں جادو ہے اور قدرت کے کھیل اس پر شاہد ہیں شعریت میں قوت جاذبہ ہے۔ اور کوئی آنکھ اس سے محروم نہیں۔ غرض شعریت کائنات کی مختلف صفات کا نام ہے۔ اور یہ سب صفات ایک ہستی کی طرف منتقل ہوتی ہیں۔ جو ※

※ صحیفۂ فطرت کا مصنف ہے۔ اور جس کی معرفت کے دفتر کے دفتر بہشت میں نہاں ہیں:۔
یہاں مجھے یہ کہنے کی بھی اجازت دیجئے کہ شاعر فطرت کا راز دان ہے۔ اور شاعری وصل محبوب کے طریقوں میں سے ایک طریق ہے ایک شاعر جب اپنے محبوب کی تعریف میں نظمیں کہتا ہے ۴۳

۴۳۔ اس کی محبت میں درد و سوز کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس کی خاطر تکالیف برداشت کرتا ہے۔ تو دل را بدل رہے است کے مطابق الفت کی آگ دونوں طرف سلگنے لگتی ہے۔ لیکن اگر یہی محبت ...سوز اور درد محبوب حقیقی کے لئے پیدا ہو۔ جو سب حسینوں سے زیادہ حسین اور سب محبوبوں سے زیادہ محبوب ہے۔ تو کیا خدا تعالیٰ متوجہ ہوئے بغیر رہ سکتا ہے۔ جبکہ اسکی شان یہ ہے۔ کہ جو اس کی طرف ایک قدم چل کر آتا ہے۔ وہ دس قدم اسکی طرف بڑھتا ہے۔ اور جو ۵

۵ اس کی طرف چل کر آتا ہے۔ وہ اسکی طرف دوڑ کر جاتا ہے۔ اپنے تک رسائی کے طریقے خود بتاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر ایک شاعر کی اور کیا بدقسمتی ہو سکتی ہے۔ کہ حقیقی و سرمدی محبوب کو چھوڑ کر فانی اور محبت سے نا واقف محبوبوں کی تلاش میں رہ کر [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

بوڈاپسٹ ہنگری میں عید اضحیٰ کے موقعہ پر شاندار اجتماع

معززین ہنگری کو دعوت احمدیت

از مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔ اے انچارج احمدیہ مشن بوڈاپسٹ

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے امسال عید الاضحیٰ نہایت شاندار طور پر منانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور اس موقعہ پر شہر اور ملک کے معززین جو مختلف سوسائیٹیوں اور طبقات سے تعلق رکھتے تھے۔ ان تک احمدیت کی تبلیغ پہونچانے کی توفیق ملی۔

دشمنانِ احمدیت کی طرف سے روکاوٹیں

اس دفعہ معاندین احمدیت نے خاص طور پر ہمارے راستہ میں روکاوٹیں حائل کرنے کی کوشش کی۔ اور انتہائی کوشش اس بارے میں کی کہ کسی نہ کسی طرح جماعت احمدیہ میں لوگ نہ جائیں۔ مفتی ہنگری جو احمدیت کی مخالفت میں پیش پیش ہے۔ گذشتہ دنوں ہنگری میں اپنا رسوخ زائل ہوتا دیکھ کر البانیہ کی طرف چلا گیا۔ وہاں جب اس کو یہ اطلاع ملی۔ کہ اس کا نائب احمدیت میں داخل ہوگیا ہے۔ تو مختلف اصحاب کو اس۔ نے خطوط لکھے۔ کہ یہ کیا ظلم ہو رہا ہے۔ اس کو روکنے کی کوشش کی جائے۔ پھر وہ خود بوڈاپسٹ عید کے لئے پہونچا۔ اور کئی روز پہلے آکر دعوتی کارڈ چھپوا کے دعوت کا انتظام کیا۔ اور لوگوں کے گھروں پر پہونچ کر درخواست کرتا پھرا کہ احمدیوں کے ہاں نہ جانا بلکہ میری طرف آنا لیکن جسقدر کوشش اس نے لوگوں کو روکنے کی کی۔ اسی قدر الٹا اثر ہوا۔ اور وہ لوگ جن تک ہم عدم علم کی وجہ سے پیغام عید نہ پہونچا سکے تھے۔ ان کو بھی اس کے ذریعہ ہمارا علم ہوگیا۔ چنانچہ کئی احباب نے بیان کیا۔ کہ جب وہ ہم سے کہتا کہ احمدیوں کے ہاں نہ جانا تو ہم دریافت کرتے کہ وہ کس جگہ نماز پڑھیں گے۔ اس پر جب وہ بتاتا کہ اکاکسفا سٹریٹ میں تو وہ کہتے بہت اچھا ہم کوشش کر رہے تھے۔ کہ معلوم ہو وہ کس جگہ رہتے ہیں۔ آپ کی بہت مہربانی ہے کہ آپ نے خود ہمارے مکان پر تشریف لاکر ہم کو بتلا دیا۔ اور اب ہم وہاں بآسانی پہنچ جائیں گے۔ غرض اس کو شدید ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

احمدی نومسلمین کا اخلاص

اس موقعہ پر یہ امر خصوصیت سے قابلِ ذکر ہے۔ کہ ہمارے ان احمدی بھائیوں نے جو تھوڑے عرصہ سے ہی آغوش احمدیت میں آئے ہیں اس قدر اخلاص اور دینی جوش کا مظاہرہ کیا۔ کہ اس کو دیکھکر بے اختیار اللہ تعالےٰ کی حمد اور شکر کرنے کو جی چاہتا ہے۔ اس کی ایک مثال ہمارے احمدی بھائی عبد اللہ نے پیش کی۔ ان کے پاس مفتی کی پارٹی وفد کی صورت میں گئی۔ اور درخواست کی۔ کہ آپ ہمارے ہاں ضرور عید کے موقعہ پر تشریف لائیں۔ انہوں نے دریافت کیا۔ کہ اس جگہ کیا ہوگا۔ انہوں نے بتلایا۔ کہ صبح عید کی نماز کے موقعہ پر چاء اور مٹھائی سے دعوت کی جائے گی۔ پھر شام کو کھانے کی دعوت ہوگی۔ جس میں آپ بھی شامل ہوں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ چاء تو مجھے گھر پر بھی میسر آجاتی ہے۔ یہی حال مٹھائی کا ہے اور شام کا کھانا بھی گھر میں حسب منشاء مل جائیگا۔ میں صرف ایک چیز کا متلاشی ہوں۔ اور وہ حقیقی اسلام۔ اخلاص اور دین کے لئے درد ہے۔ وہ مجھے چونکہ آپ کے ہاں نہیں ملے گا۔ اس لئے میں آپ کی دعوت قبول نہیں کرسکتا۔ میں تو اسی جگہ جاؤنگا جہاں ایسی نماز ہوگی جس میں زندگی اور روح ہو اسی طرح ہمارے مکرم بھائی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سابق نائب مفتی ہنگری نے بیان کیا۔ کہ مفتی خود اس کے پاس آیا۔ اور اس نے کہا کہ آپ میرے ہاں تشریف لائیں۔ ہم تو مسلمان بھائی ہیں ادھر جانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ میں تو نئے سرے سے مسلمان ہؤا ہوں۔ اور اصل اسلام اسی جگہ میں نے پایا ہے۔ آپ کے پاس کیا دھرا ہے۔ یہ جو کچھ آپ پیش کر رہے ہیں یہ اسلام نہیں۔

شاندار اجتماع

اس قسم کی مخالفانہ کوششیں کرنے کے باوجود نتیجہ یہ نکلا۔ کہ ہمارے احمدی احباب تمام کے تمام بلا استثنا وقت مقررہ سے قبل ہی تشریف لے آئے اور ان کے علاوہ کئی اور احباب بھی جن سے واقفیت تک نہ تھی۔ کچھ ہمارے احمدی دوستوں کی وساطت سے۔ کچھ دعوتی کارڈ روانہ کرنے کے نتیجہ میں اور کچھ مفتی ہنگری کے معاندانہ پروپیگنڈا کے نتیجہ میں ہمارے ہاں نماز پڑھنے تشریف لائے۔ ہمارا کمرہ اس قدر بھر گیا کہ نماز کے وقت امام کے دائیں بائیں لوگوں کو کھڑا ہونا پڑا۔ اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے باقی لوگوں نے بھی سمٹ سمٹا کر نماز پڑھی۔

غیر مسلمین کو دعوت

عید کے موقعہ پر غیر مسلم معززین ہنگری پر اسلامی نماز اور طریق عبادت کی خوبی اور برتری ظاہر کرنے کے لئے نیز اس اجتماع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان تک پیغام احمدیت پہونچانے کے لئے یہ انتظام کیا گیا۔ کہ ان کے نام دعوتی کارڈ روانہ کئے گئے۔ اور یہ خوشی کا امر ہے کہ باوجود اس کے کہ یورپ میں لوگوں کے پروگرام کئی کئی ہفتے پہلے مقرر ہو چکے ہوتے ہیں۔ پھر بھی انہوں نے اپنے پہلے پروگرام ملتوی کر دیئے۔ اور دس بجے صبح سے لے کر اڑھائی بجے بعد دوپہر تک ہمارے جلسہ میں باقاعدہ شمولیت اختیار کی۔ اس تقریب پر ہنگری کے اکثر اہل دماغ حاضر تھے۔ جو نہایت اچھا اثر لے کر گئے۔

اخبارات میں احمدیہ جماعت کی نماز عید کا ذکر

اکثر اخبارات نے جماعت احمدیہ کی عید کا ذکر عید سے قبل ہی شروع کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے کئی لوگ آئے لیکن عید کے بعد تو اخبارات نے عید کا ذکر نہایت شاندار پیرایہ میں کیا۔ جو تبلیغ احمدیت کے لئے بہت مفید ثابت ہؤا۔ اس کا ترجمہ انشاء اللہ ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے عنقریب روانہ کیا جائے گا۔

عید کی نماز

$10\frac{1}{2}$ بجے عید کی نماز ادا کرنے کا وقت تھا اس وقت تک قریباً تمام کے تمام غیر مسلم معززین جنکو مدعو کیا گیا تھا۔ تشریف لا چکے تھے۔ ان کو ملحقہ کمرہ میں ایسے طریق سے بٹھلایا گیا۔ کہ وہ ہماری نماز اچھی طرح سے دیکھ سکیں۔ برادر مکرم چودہری حاجی احمد خان صاحب ایاز نے نماز عید پڑھائی۔ اور بلند آواز سے قرآن مجید کی قرأت ایسی خوش الحانی سے کی کہ معززین کے دل پر بہت گہرا اثر ہؤا۔ نماز کے بعد خطبہ کا وقت تھا۔ چونکہ سامعین ہنگری زبان کے سوا کچھ نہ سمجھ سکتے تھے۔ اس لئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ عید الاضحیٰ جو حضور نے گذشتہ سال عید الاضحیٰ کے موقعہ پر قادیان میں دیا تھا۔ اس کا ہنگری زبان میں ترجمہ تیار کر لیا گیا تھا۔ وہ مسٹر مصطفےٰ اربان امام الصلوٰۃ نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد خطبہ ثانی برادرم ایاز صاحب نے پڑھا اور دعا کی

نومسلم خواتین کا قابلِ تعریف نمونہ

جسطرح مغرب کی اور بہت سی چیزیں اسلامی تعلیم پر عمل کرنے میں روک بنی ہیں۔ اسی طرح اہل مغرب کا لباس بھی ایک بہت بڑی روک ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن یہ امر احباب جماعت کیلئے بہت خوشی کا موجب ہوگا۔ کہ اس جگہ ہماری احمدی بہنیں باجماعت نماز میں شامل ہونا اپنے لئے باعث فخر خیال کرتی ہیں۔ چنانچہ حال میں ہی دو خواتین احمدیت کی آغوش میں آئی ہیں۔ جو نماز سیکھنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اور گو ابھی انکو نماز پوری طرح نہیں آئی۔ وہ نماز میں شامل ہوتی ہیں۔

عید کے موقعہ پر جب کہ بہت سی غیر مسلم خواتین بھی آئی ہوئی تھیں۔ ہماری ان دو بہنوں نے نماز میں شمولیت کی۔ اور نماز کے بعد فرش پر بیٹھ کر خطبہ عیدالاضحیٰ سنا۔ ان کے اس نمونہ نے دوسری خواتین پر بہت گہرا اثر کیا۔

دعوت چاء اور تقاریر

عید کی نماز کے بعد تمام احباب کے لئے دعوت چاء کا انتظام تھا۔ جو الحمدللہ بطریق احسن انجام پذیر ہوا۔ باوجود جگہ کی تنگی کے معززین نے تکلیف کو محسوس تک نہ کیا۔ اور جلسہ میں شامل ہونا خوشی کا موجب سمجھا۔ جلسہ کی صدارت Dr. Andrew Medreeky کے پیش کی گئی۔ جس کو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ اور جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جو ہمارے احمدی بھائی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سابق نائب مفتی ہنگری نے کی۔ اس کے بعد ہمارے ایک اور احمدی بھائی گل آغا صاحب ایرانی نے ایک نظم فارسی میں پڑھ کر سنائی۔ جس میں عید کے موقعہ پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے احباب کو عید مبارک پیش کی۔

صاحب صدر کی تقریر

ڈاکٹر میڈرسکی نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہنگری میں اسلام کا یہ تیسرا دور ہے۔ ابتداءً اسمٰعیلیوں نے ہنگری پر حملہ کیا۔ اور کچھ عرصہ اسلام کا چرچا ہنگری میں رہا۔ اس کے بعد ترکوں نے حملہ کیا اور اپنی حکومت کے دوران میں اس جگہ وہ اسلامی تعلیم قائم کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن اب ایک اور دور اہل ہنگری پر آیا ہے جس میں احمدیت کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہنگری میں ہو رہی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے بتلایا کہ اہل ہنگری کو اسلام کے ساتھ بہت گہری دلچسپی ہے اور انکی طبائع اس بات کیلئے آمادہ ہیں کہ اسلام کے محاسن اور اسکی خوبیاں سنیں اور جب حق معلوم ہو جائے۔ تو اسے قبول کر لیں اس وقت تک جو کچھ سلوک اہل ہنگری نے روا رکھا ہے۔ اور جس خوش اخلاقی کے ساتھ انہوں نے احمدیت کو خوش آمدید کہا ہے۔ اور جو کچھ کامیابی اس وقت تک جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی ہے ان سب امور کی بنا پر ہم امید رکھتے ہیں کہ بہت جلد اس جگہ کے باشندے احمدیت کو قبول کر لینگے۔ اور وہ دن دور نہیں. جب کہ ہنگری میں احمدیت بہت سرعت کے ساتھ پھیلنی شروع ہو جائے گی اور امید ظاہر کی کہ احمدیت کا اس ملک میں بہت شاندار مستقبل ہوگا۔

نائب مفتی ہنگری کی تقریر

اس کے بعد جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سابق نائب مفتی ہنگری نے تقریر کی۔ اور فرمایا۔ میری مثال بالکل ایک شیر خوار بچہ کی سی ہے۔ جس کو پیدائش کے بعد پہلی دفعہ ماں کا دودھ پینے کا موقعہ ملا ہے۔ میں بھی حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی طرح مدت سے بے آب و گیاہ ریگستان میں پڑا تھا۔ لیکن میری خوش قسمتی ہے۔ کہ آب زمزم کا چشمہ احمدیت کے رنگ میں اس ملک میں ظاہر ہوا۔ اور اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق عطا فرمائی۔ کہ میں نے اس کا چھلکتا ہوا جام پیا۔ اس کے پینے سے میری پیاس دور ہو گئی ہے۔ وہ ہمارے مسلم بھائی جنکو احمدیت کے قبول کرنے کی ابھی توفیق نہیں ملی۔ ان کو میں بتاتا ہوں۔ کہ تمام زمین مسلمانوں کے لئے نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔ اور ہر سمت کو مکہ کے ساتھ تعلق ہے۔ لیکن ہنگری کو جو تعلق مکہ کے ساتھ ہوگا۔ یا اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے وہ قادیان کی وساطت سے ہو رہا ہے اور وہ مہدی اور مسیح حضرت احمد علیہ السلام جن کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے۔ اور جن کو اسمہٗ احمد کے نام سے پکارا گیا ہے۔ وہ اور ان کے متبعین ہنگری کے مسلمانوں اور عیسائیوں کو ایک برادری میں لا کر وہی شاندار نمونہ دکھائیں گے۔ جو قرون اولیٰ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے دکھایا۔

مسلمانانِ ہنگری سے خطاب

اس کے بعد خاکسار نے مسلمانانِ ہنگری کو خصوصاً اور دوسرے معززین کو عموماً مخاطب کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں جو قربانی کی جاتی ہے۔ وہ کبھی ضائع نہیں جاتی۔ آج سے ۴۰۰۰ سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنے اکلوتے بیٹے کو خدا کی راہ میں قربان کر دیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس قربانی سے خوش ہو کر فرمایا۔ کہ میں تیری اولاد کو اس قدر بڑھاؤں گا کہ جس طرح آسمان کے ستارے نہیں گنے جاتے۔ اسی طرح تیری اولاد کو بھی کوئی گن نہیں سکیگا۔

پھر اس نے آپ کی اولاد میں انبیاء مبعوث فرمائے۔ بنی اسرائیل میں بھی اور بنی اسمٰعیل میں بھی۔ اور پھر اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ یہ پیشگوئی فرمائی کہ ایک اور نبی مبعوث ہوگا۔ جس کے ذریعہ بنی اسمٰعیل اور بنی اسرائیل آپس میں مل جائینگے۔ چنانچہ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ذریعہ ظہور میں آئی ہے۔

اس کے بعد میں نے بتلایا۔ کہ مسلمان جو اس روز عید مناتے ہیں اس کی فلاسفی یہ ہے۔ کہ ان کو یہ پیشگوئی یاد دلا کر بتلایا جائے۔ کہ تم بھی دین کی خاطر اسی طرح قربانیاں کرو جس طرح حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام نے کیں۔

پھر اس عید میں ایک سبق ہمارے لئے یہ بھی ہے۔ کہ ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ کونسی جماعت حق پر ہے۔ اور کونسی نہیں۔ کیونکہ وہ لوگ جو دین کے لئے قربانیاں کرتے ہیں۔ جو اپنے بوڑھے والدین کو چھوڑ کر اپنے بیوی اور بچوں کو چھوڑ کر اپنے دوستوں کو چھوڑ کر اپنے وطنوں کو خیر باد کہہ کر خدمتِ احمدیت اور خدمت اسلام کے لئے دور دراز ممالک میں نکل کر اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور انہی قربانیوں کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ جو حضرت اسمٰعیل نے کی۔ تو ان کے حق پر ہونے اور الٰہی سلسلہ سے تعلق رکھنے میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا۔

اس کے بعد مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کی جو نشانیاں بتلائی ہیں۔ وہ اس قدر واضح اور بیّن ہیں کہ جس شخص کے سامنے بھی رکھی جائیں وہ کہہ اٹھیگا۔ کہ ان کے پورا ہونے کا وقت آگیا۔ اور وہ مسیح اور مہدی جس کے آنے کی خبر دی گئی تھی۔ وہ آچکا۔ پھر ان کو بتلایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اول تو یہ فرمایا ہے۔ کہ مہدی اور مسیح ایک ہی شخص ہے اور پھر یہ فرمایا کہ وہ آسمان سے نازل نہیں ہوگا۔ بلکہ تم میں سے ہی ہوگا۔ اس طرح واضح کر دیا کہ وہ مسیح اس دنیا میں ہی پیدا ہوگا۔ آسمان سے اترنے کا انتظار فضول ہے۔ پھر اس کی بعثت کے وقت کی تعیین کرتے ہوئے بتلا دیا۔ کہ اس کے ظہور کے وقت دنیا میں عیسائیت کا غلبہ ہوگا۔ مسلمانوں کی حالت سخت کمزور ہوگی۔ وہ دین سے بے رغبتی کرنے والے ہونگے۔ قرآن وہ نہیں پڑھیں گے۔ نمازوں سے وہ غافل ہونگے۔ روزوں کے وہ تارک ہونگے۔ اور مساجد انکی ویران ہونگی۔ اسوقت نئی نئی سواریاں نکل آئینگی۔ دنیاوی علوم بہت پھیل جائینگے۔ لوگوں میں عزت مال اور دنیا کے علوم کیوجہ سے ہوگی نہ کہ دین کیوجہ سے۔ لڑائیاں ہونگی قحط پڑینگے۔ زلزلے آئینگے۔ غرض ایسا واضح نقشہ کھینچا ہے جو اس زمانہ کے علاوہ کسی اور جگہ چسپاں ہی نہیں ہو سکتا۔ پس مبارک ہیں وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر لیں۔

اسکے بعد تمام احباب کو احمدیت کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ تمہارے لئے خوشی کا مقام ہے کہ تم کو اس مسیح اور مہدی کی خوشخبری دینے کیلئے جسکے لئے لوگ صدیوں سے چشم براہ تھے۔ ہم اتنی دور سے آئے ہیں ہم آپکے لئے محبت اور دوستی کا پیغام لائے ہیں۔ اور آپ سب کو اپنا بھائی بنانے کیلئے آئے ہیں۔ اس لئے آپکو اس اجتماع کے موقعہ پر احمدیت کا محبت بھرا پیغام دیتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ آپ بھی آغوش احمدیت میں آجائیں

بعدازاں برادرم ایاز صاحب نے ہنگری زبان میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اس وقت دنیا میں عیسائی حکومتیں بھی ہیں اور مسلمان حکومتیں بھی لیکن مذہب کیساتھ کسی کو دلچسپی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے روحانی بادشاہت ایسے موقعہ پر قائم کی جب کہ زمینی حکومتیں اس کے دین سے لاپروا اور بے بہرہ ہو چکی تھیں عیسائیوں کا تو کیا ذکر ان پر تو صرف عیسائیت کا لیبل ہی لگا ہے جس کو وہ جس وقت چاہیں اتار سکتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو چونکہ اس سے اچھا لیبل مل نہیں سکتا اس لئے وہ اس کو اتارتے تو نہیں لیکن بوتل کے اندر انہوں نے بہت سی ملاوٹ کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی اصلاح کے لئے مسیح اور مہدی کے القاب دے کر حضرت احمد نبی اللہ کو مبعوث فرمایا۔ اب اس وقت تمام دنیا پر غور کر کے دیکھ تو سوائے احمدیہ خلافت کے اور کوئی خلافت نظر نہ آئیگی۔ تمام اسلامی دنیا پر نظر دوڑاؤ کوئی جماعت احمدیہ جیسی جوشیلی جماعت نظر نہ آئیگی۔ جو اشاعت اسلام اور احمدیت میں مشغول ہو۔ غرض تمام لٹ نیاں جو ایک حقیقی مومن میں پائی جاتی ہیں۔ اس کی حامل صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ ایک مذہب اور ایک پیشوا کا نظارہ سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں دکھلا سکتی۔

پس جہاں میں آج مسلمانوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی تلقین کرتا ہوں۔ وہاں جماعت احمدیہ بوڈاپسٹ کے ممبران سے بھی اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ یورپ میں اسلام پھیلانے کیلئے تیار ہو جائیں۔ کیونکہ یورپ کی آئندہ ترقی اور اسلام کا مغرب میں جلال خدا تعالیٰ کے حضور مقدر ہو چکا ہے۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ ہنگری کی جماعت ایسے شاندار کارنامے دکھلائے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی یاد تازہ ہو جائے یہ جلسہ اڑہائی بجے کے قریب ختم ہوا۔ اور اکثر لوگ بہت اچھا اثر لے کر گئے۔

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ اسلام

مختصر رپورٹ بابت ماہ فروری ۳۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ اندرون ہند

عرصہ زیر رپورٹ میں اٹھارہ اصحاب نے تبلیغ کیلئے رخصتیں وقف کیں انہیں منتخب علاقوں میں تبلیغ کے لئے بھجد یا گیا۔ بارہ احباب نے مستقل مرکزوں میں کام کیا۔ تحریک جدید کے ماتحت خدا کے فضل سے ایک وسیع حلقہ میں تبلیغ جاری ہے۔ اور روز بروز یہ حلقہ وسیع ہو رہا ہے ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں تبلیغ کے لئے رخصتیں وقف کریں۔ تا ملک کے کونہ کونہ میں احمدیت کا پیغام پہنچایا جائے۔

تبلیغ بیرون ہند

مولوی عبد الغفور صاحب جالندہری مولوی فاضل کے بخیریت جاپان پہنچ جانے کی اطلاع بذریعہ تار صوفی عبد القدیر صاحب نیاز کی طرف سے موصول ہو چکی ہے۔ مولوی صاحب نے مفوضہ کام شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے

مولوی محمد الدین صاحب ہمارے ان مجاہدین میں سے ہیں۔ جن کو تبلیغی میدان تلاش کرنے کے لئے سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ احباب یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ ان کے ذریعہ یوگوسلیویا میں اللہ تعالیٰ نے ایک نئی جماعت کی بنیاد ڈالی ہے۔ اس وقت تک متعدد اشخاص احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ ان میں سے ایک دوست ہوٹل کے مالک ہیں۔ جنہوں نے ایک رویا کی بنا پر بیعت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو بڑھائے اور نو مبائعین کو استقامت بخشے (آمین)

بوڈاپسٹ مشن

اس وقت تک بوڈاپسٹ میں جماعت احمدیہ کی تعداد مرد اور عورتیں شامل کر کے ۱۲۰ تک پہنچ چکی ہے۔ نو مبائعین حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے گہری محبت وعقیدت رکھتے ہیں۔ نہایت جوش اور اخلاص کے ساتھ اسلامی تعلیم پر کاربند ہو گئے ہیں۔ خدا کرے اس جماعت کے ذریعہ مغرب میں اسلام کا علم بلند ہو۔

ارجنٹائن مشن

مولوی رمضان علی صاحب مولوی فاضل لٹریچر اور ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کر رہے ہیں۔ عربوں میں خاص طور پر تبلیغ جاری ہے۔ اور خدا کے فضل سے بہت سے احباب احمدیت کے قریب آ چکے ہیں۔ اس عرصہ میں مولوی صاحب نے سپینش زبان کا مطالعہ بھی شروع کر رکھا ہے۔ جس میں بہت حد تک کامیابی حاصل کر لی ہے۔

محمد شریف صاحب ملک مجاہد روم حال ہی میں سپین سے اٹلی میں آئے ہیں۔ فی الحال ان کا اسلامی لباس ہی لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ ہو رہا ہے۔ لوگ خود آ کر ملتے ہیں۔ جن کو وہ آمد مسیح (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی خوشخبری کھول کر سناتے ہیں۔ لوگ خوش اخلاقی اور محبت سے پیش آتے ہیں۔ دو دوست بیعت کر چکے ہیں۔

ملک عزیز احمد صاحب مجاہد جاوا علاوہ تبلیغ کے جماعت کی تربیت کا کام بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کے درسوں میں بعض غیر احمدی معزز علماء بھی شریک ہوتے ہیں۔

سنگاپور

مجاہدین سنگاپور بدستور ٹریکٹ اور اشتہارات اور ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کر رہے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ۷ اشخاص داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے احباب ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں نیز مجاہدین کی کامیابی کے لئے بھی دعا کریں۔

لٹریچر

تحریری مناظرہ حیات پور جوشیلوں سے لگاتار چار روز تک ہوتا رہا۔ فریقین کے مشترکہ خرچ سے کتابی صورت میں تیار کیا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمودہ چھ خطبات جن میں حضور نے جماعت کی عملی اصلاح کے طریق بیان فرمائے ہیں۔ کتابی صورت میں شائع کئے گئے ہر دو کتب دفتر ہذا سے بحساب ۴؍ و ۲؍ فی نسخہ (علاوہ محصول ڈاک) مل سکتی ہیں۔

بورڈنگ تحریک جدید

بدستور سابق طلباء کی تعلیم و تربیت کا کام جاری ہے۔ آج کل جب کہ لڑکوں کے امتحانات ہو رہے ہیں۔

مکان برائے فروخت

ایک پختہ وسیع مکان واقعہ اندرون شہر جسکا کرایہ مبلغ پندرہ روپے ہے۔ اور آئندہ کرایہ میں اضافہ کی امید ہے۔ جائے وقوع نہایت اچھی ہے۔ ضرورت مند احباب پتہ ذیل پر بات چیت کریں۔

ب۔ معرفت مرزا منظور احمد صاحب ایجنٹ سنگر کمپنی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

438

۴۰۱	میاں محمد ابراہیم صاحب	بدوملہی	۱/۱۰	۱/۹
۴۰۲	حافظ احمد صاحب	شادیوال	۱/۱۰	۱/۹
۴۰۳	مولوی عمرالدین صاحب	"	۱/۱۰	۱/۹
۴۰۴	میاں خوشی محمد صاحب		۱/۱۰	۱/۹

سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان

سپرنٹنڈنٹ صاحب بورڈنگ معہ ٹیوٹر صاحبان لڑکوں کی تعلیمی کمزوری کو رفع کرنے میں شب و روز منہمک ہیں۔ تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے بچوں کو بورڈنگ میں داخل کرائیں۔ بورڈنگ تحریک جدید کے پراسپکٹس دفتر ہذا سے یا سپرنٹنڈنٹ صاحب بورڈنگ تحریک جدید سے مل سکتے ہیں۔

دارالصناعت

ہر سہ شعبہ جات میں صنعت کا کام سرعت کے ساتھ جاری ہے۔ لوہے لکڑی اور چمڑے کا سامان تیار کیا جاتا ہے

دفتر تحریک جدید

عرصہ زیر رپورٹ میں دفتر ہذا میں ۹۵۹ خطوط موصول ہوئے اور ۹۰۲ خطوط لکھے گئے۔ ان میں تو کل خط و کتابت بھی شامل ہے۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

یوم التبلیغ کیلئے مفید ٹریکٹ

یوم التبلیغ کے لئے سردار عبدالرحمن صاحب بی۔ اے (سابق مہر سنگھ) نے حسب ذیل نام ٹریکٹ چھپوائے ہیں۔ جو کہ تبلیغ کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ احباب حسب ضرورت سردار صاحب سے فی ٹریکٹ ... اور فی سینکڑہ ... کے حساب سے منگوالیں۔ چھوٹی تقطیع فیصد ایک روپیہ ہے۔ (۱) خدائی فیصلہ (۲) آریہ مذہب اسلام (۳) خاتم النبیین [illegible]

حصہ وصیت میں اضافہ کرنیوالے اصحاب

نمبر شمار	نام موصی	حصہ موعودہ	اضافہ کردہ حصہ
۳۹۳	بابو فضل الدین صاحب دہلی	۱/۸	۱/۷
۳۹۴	شیخ خادم حسین صاحب شملہ	۱/۱۰	۱/۹
۳۹۵	مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ	۱/۱۰	۱/۹
۳۹۶	قاضی محمد عبد اللہ صاحب قادیان	۱/۷	۱/۶
۳۹۷	منشی محمد الدین صاحب آمنہ	۱/۱۰	۱/۹
۳۹۸	سید لال شاہ صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۳۹۹	سماۃ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ سید لال شاہ صاحب	۱/۱۰	۱/۹
۴۰۰	چوہدری صادق علی صاحب قادیان	۱/۱۰	۱/۹

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

زیر سرپرستی

عالیجناب شمس الحکماء حکیم عبد الغنی خانصاحب رئیس اعظم دہلی

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی کا مقصد اعظم طب یونانی کا احیاء ہے۔ اس کے جملہ مرکبات نہایت احتیاط اور صحیح اجزاء کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ اور مخصوص مجربات سو فیصدی کامیاب ہیں جو کہ عالیجناب حکیم عبد الغنی خانصاحب اور عالیجناب علامہ حکیم نور الدین صاحب بھیروی اور وید مال سنگھ صاحب سکرٹری طبیہ کالج دہلی کی زندگیوں کا نچوڑ ہیں۔

مخصوص مجربات دواخانہ

حب بواسیر یہ گولیاں خونی اور بادی بواسیر کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ ان کے اکیس یوم کے استعمال سے مرض جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ اور روغن بواسیر کے استعمال سے مسّے بالکل خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں۔ اکیس یوم دوا کی قیمت مع روغن بواسیر صہ روپیہ ہے۔

حیات النسواں سیلان الرحم۔ انشقاق الرحم۔ اختناق الرحم اور حیض کی جملہ خرابیوں کے لئے بہترین چیز ہے۔ اس کے استعمال سے دل کی دھڑکن۔ سر کا درد اور ہاتھ پاؤں کی جلن اور اینٹھن کافور ہو جاتا ہے اور حیض اور ایام ماہواری باقاعدہ ہو کر طبیعت نہایت ہشاش بشاش رہنے لگتی ہے۔ جملہ نسوانی امراض کے لئے بہترین چیز ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

ماء اللحم خاص الخاص بہ نسخہ کلاں

یہ ویدک یونانی دواخانہ کا بہترین تحفہ ہے۔ گرمی اور سردی ہر دو موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مردانہ قوت میں اضافہ کرنے اور قائم رکھنے میں بہترین چیز ہے۔ اگر موسم گرما میں اس کو بطور ناشتہ دودھ میں ڈال کر استعمال کیا جائے تو اعضائے رئیسہ کو قوت دینے کے لئے کسی اور چیز کے استعمال کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ قیمت فی بوتل پانچ روپے صہ۔ حالات مرض تحریر کر کے عالی جناب حکیم عبد الغنی خانصاحب کے لاثانی طبی تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔

الخطبہ

دوشیزہ بعمر ۱۴/۱۵ سال انگریزی مڈل پاس مقبول صورت پاکیزہ سیرت۔ امور خانہ داری اور تعلیم احمدیت سے واقف۔ خواہش مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ نوٹ:۔ لڑکا گکھڑ زئی خاندان سے ہو۔ (سید بہادل شاہ نائب مہتمم تبلیغ چوک چرا ... کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر۔)

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کرنے والی وہ خوفناک بیماری ہے۔ جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر قرار پایا۔ تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیئے۔ قیمت ڈھائی روپے (عہ) علاوہ محصول۔

نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محلہ دارالرحمت میں نہایت عمدہ قطعات

مجلس مشاورت کے موقعہ پر خاص رعایت

اس وقت محلہ دارالرحمت قادیان میں احمدیہ سٹور کے قریب اور سٹار ہوزری کے سامنے نہایت عمدہ قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ جن کی قیمت میں مجلس مشاورت کے ایام میں یعنی ۲۵ مارچ سے لیکر ۳۱ مارچ تک کے لئے دس فیصدی کمی کردی گئی ہے خواہشمند احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ مگر اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کیلئے قیمت نقد ادا کرنی ضروری ہوگی

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ۲۲/۳/۳۷

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی آپ چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد و عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کرکے دیکھئے۔ اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربار زعفران ابریشم مقرض کی کیمیادی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اسکے ہندوستان کے روسائ امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اسکے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اسکے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (صہ) میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

اشتہار نیلام

درمعاملہ جائداد چوہدری محمد فضل الٰہی دیوالیہ لاہور

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جائداد متعلقہ چوہدری محمد فضل الٰہی صاحب دیوالیہ مفصلہ ذیل تاریخوں مورخہ ۲۶ مارچ ۲۷ مارچ ۲۸ مارچ اور ۲۹ مارچ ۱۹۳۷ء کو بر سر موقعہ دس بجے نیلام کی جاویگی۔ اور اختتام بولی پر بولی دہندہ سے بولی کا زر چہارم بر سر موقعہ نقد وصول کیا جاویگا۔ بقایا شرائط نیلام موقعہ پر سنائی جائینگی۔ تفصیل جائداد ہمارے دفتر سے صبح دس بجے سے شام چار بجے تک حاصل کر سکتے ہیں۔ چونکہ جائداد مختلف جگہ پر واقع ہے۔ اس لئے ہر ایک جائداد کے بالمقابل تاریخ نیلام درج کر دی ہے۔

تفصیل جائداد | تاریخ نیلام

۱۔ ایک عدد حویلی واقعہ کٹرہ حکیماں والا بازار حکیماں امرتسر ۲۶ مارچ ۳۷ء بروز جمعہ

۲۔ تین عدد مکانات ایک کھولہ واقع موضع شاہدرہ ۲۷ مارچ " بروز ہفتہ

۳۔ سفید زمین رقبہ ۵ کنال ۱۵ مرلے واقعہ ریلوے روڈ متصل چوک ریلوے روڈ برانڈرتھ روڈ لاہور } ۲۸ مارچ ۳۷ء بروز اتوار

۴۔ ایک عدد احاطہ واقع چیمبرلین روڈ اندرون احاطہ حاجی قادر بخش لاہور ۲۹ مارچ ۳۷ء بروز سوموار

حسب الحکم عدالت عالیہ ہائی کورٹ لاہور

خواجہ نذیر احمد سپیشل آفیشل ریسیور برائے صوبجات پنجاب و دہلی

۱۱۔اے۔ ایبٹ روڈ لاہور

439
Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمت فی تولہ دو روپیہ

قیمت چھ ماشہ ایک روپیہ

سُرمۂ نُور کا ڈنکا دُھوم دھام سے بج رہا ہے

بیشمار سندات میں سے چند صرف بطور نمونہ سب سے اچھا اور مفید ہونے کے متعلق قادیان کی بزرگ ہستیوں۔ اطباء ڈاکٹر رؤساء۔ اُمراء۔ اور ہندوستان کے معززین کی قیمتی رائیں ملاحظہ فرمائیں جو پُرزور الفاظ میں تصدیق فرما رہے ہیں

امیر المومنین حکیم الامت سیدنا حضرت مولانا مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ
کے خلف الرشید مولانا عبد السلام صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔
"میرے عزیزوں نے سرمہ نور استعمال کیا۔ وہ اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔"

مولانا عبد الوہاب صاحب عمر خلف الرشید امیر المومنین سیدنا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ
لکھتے ہیں کہ:۔ "سرمہ نور دوستوں کو استعمال کرایا۔ اُن کو فائدہ ہوا۔ اُمید ہے اخلاص و محبت سے تیار کیا ہوا سرمہ مفید ہوگا۔ جو شخص نیک نیتی سے کام کرے اور وہ مومن ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے کام میں برکت دے گا۔" آمین

حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی مبلغ و مبشر سلسلہ عالیہ احمدیہ
تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "سرمہ نور میں نے استعمال کیا۔ بعض اعزا کو بھی استعمال کرایا۔ خدا کے فضل سے مفید پایا دھند اور غبار چشم کو دور کر کے بصارت کو خاص طور پر روشن اور تیز کرتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ سرمہ نور خلق خدا کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ اس کے استعمال سے بہتوں کو فائدہ ہوگا۔"

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار فاروق قادیان
تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "میں نے خود استعمال کیا اور اپنے گھر میں بھی دیا۔ اس کے لگانے سے مجھے اور گھر والوں کو فائدہ محسوس ہوا۔ میرا خیال ہے۔ کہ اگر بالالتزام یہ سرمہ کچھ عرصہ استعمال کروں۔ تو شاید بالکل ترقی میری بیماری ہی ہو جائے گا۔ یہ سرمہ واقعی مفید اور با اثر ہے۔ عینک استعمال کرنے والے اور جن کی بصارت میں بوجہ تقاضائے عمر نقص اور کمی واقع ہو گئی ہو۔ اگر اس باقاعدہ کچھ عرصہ تک برابر لگاتے رہیں۔ یقیناً بصارت میں ترقی ہو جائے گی۔ اور ممکن ہے کہ عینک کی بھی ضرورت نہ رہے میں حکیم صاحب کو اس سرمہ پر مبارک باد دیتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ ایک شیشی مجھے اور ارسال فرمائیں۔"

جناب سب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان
لکھتے ہیں کہ:۔ "میں نے سرمہ نور استعمال کیا۔ اور اسے خارش چشم اور ککروں کے لئے مفید پایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا استعمال عوارض چشم کے لئے مفید ہے۔"

اکاسی سالہ بزرگ کی آواز۔ مولانا ابو الکمل صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز اردو قادیان
تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "میں نے آپ کا سرمہ نور چند روز استعمال کیا مجھے مفید ثابت ہوا۔ چنانچہ اب بفضل خدا بغیر عینک کے لکھ پڑھ سکتا ہوں حالانکہ میری عمر اکاسی سال ہے۔"

سردار عبد الرحمان صاحب بی۔ اے مصنف اختیار الاسلام قادیان
رقمطراز ہیں کہ:۔ "میں نے اہلیہ ضعیفہ کو سرمہ نور استعمال کرایا۔ آنکھوں کی دھند اور کمی بصارت کے لئے ازحد مفید پایا۔ عمر رسیدہ ضعیف مرضیہ آپکو دعائیں دیتی ہے۔"

منشی کرم علی صاحب خوشنویس۔ کاتب ریویو قادیان ۔ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔
"سرمہ نور میں نے خود استعمال کیا۔ آنکھوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔"

بخانہ جناب ناظر صاحب امور عامہ قادیان
مقطراز ہیں کہ:۔ "سرمہ نور عرصہ سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ بہت مفید ہے۔ دو تولہ مزید ارسال فرمائیں۔"

جناب مولا بخش صاحب پوسٹ ماسٹر قادیان
لکھتے ہیں کہ "قریباً عرصہ ایک سال سے میں نے متواتر آپ کا سرمہ نور استعمال کیا اور اس کو بہت فائدہ مند پایا۔ میری آنکھ ...ں میں ناخونہ کی شکایت تھی اس کے استعمال سے بہت فائدہ ہوا۔"

جناب حکیم میر احمد صاحب قریشی برادر زادہ حضرت امیر المومنین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ
تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے سرمہ نور خود بھی استعمال کیا اور اپنے دوستوں کو بھی استعمال کرایا۔ جو کہ جملہ امراض چشم اور بالخصوص ککروں اور ضعف بصارت کے لئے ازحد مفید پایا۔"

جناب حکیم عبد الرحمن صاحب علاقہ پٹیالہ
سے لکھتے ہیں کہ:۔ "سرمہ نور استعمال کرنے کا موقع ملا میری عمر ۷۰ سال ہے۔ مجھے مغرب کے بعد کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اب سرمہ لگانے سے بینائی تیز ہو گئی۔ اور رات کو بھی نظر آنے لگا۔"

جناب ڈاکٹر مظہر حسین صاحب ابنالوی دی سید میڈیکل ہال
سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "سرمہ نور میں نے بہت مریضوں پر استعمال کیا۔ واقعی بہت مفید ثابت ہوا۔ ناخونہ تک اس سرمہ کے استعمال سے اڑ گئے۔ ککروں اور اکثر امراض چشم کے لئے مفید ثابت ہوا۔ مہربانی فرما کر ۵ تولہ سرمہ نور اور ارسال فرمائیں۔"

جناب ڈاکٹر یوسف زئی صاحب میڈیکل آفیسر سندھ
تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "سرمہ نور کا استعمال کیا گیا۔ واقعی بہت مفید پایا بذریعہ وی پی چار تولہ اور روانہ کریں۔"

جناب حکیم نور محمد صاحب علاقہ سندھ
سے تحریر فرماتے ہیں کہ "دو عدد شیشی جو آگے بھیجی تھی اور ارسال کریں۔"

جناب حکیم سراج الدین صاحب لاہور
سے تحریر فرماتے ہیں کہ "سب سے پہلے جناب کی خدمت میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ میں نے اپنے مریضوں پر آزمایا اور نہایت مفید پایا۔ برائے مہربانی دو تولہ سرمہ اور ارسال فرمائیں۔"

جناب ڈاکٹر مرزا محمود بیگ صاحب ایم ڈی ایم بمبئی
سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا سرمہ نور میں نے خود اور اپنے دوستوں پر استعمال کرایا۔ واقعی آپ کے سرمہ نور کی جس قدر تعریف کی جائے تھوڑی ہے۔ ایک دوست جن کی نظر آٹھ سال سے کمزور تھی۔ انہوں نے بھی استعمال کیا خدا کے فضل سے بہت مفید ثابت ہوا۔ بدیں وجہ دو شیشی اور ارسال فرمائیں۔"

جناب عبد الرحمن صاحب عراق ریلوے بغداد
سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "سرمہ نور بندہ نے بذات خود گھر میں استعمال کیا جس کو تمام دیگر سرموں سے بالاتر اور نہایت ہی مفید پایا۔ جس کی تعریف کرنے سے قلم قاصر ہے اس کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ میرے ہی خیال میں نہیں بلکہ میرے دوستوں نے بھی ازحد تعریف کی سرمہ نور امراض چشم کے لئے بیحد مفید ہے۔ اور فائدہ بخش ثابت ہوا ہے۔ پانچ عدد شیشی اور ارسال فرمائیں۔"

جناب شیخ محمد یوسف صاحب بصرہ
سے لکھتے ہیں کہ:۔ "بندہ نہایت ہی ممنون ہوگا کہ آپ برائے نوازش تولہ سرمہ ارسال فرمائیں۔ ہم سب کو سرمہ لگانے کی عادت ہے۔ پہلا سرمہ ختم ہو گیا۔ جس قدر جلدی ممکن ہو سکے بھیج دیں۔"

جناب رحمت خان صاحب ضلع ہوشیار پور
سے تحریر کرتے ہیں کہ "میری آنکھیں ریحل سے خراب تھیں بہت علاج کئے اور کئی ایک سرمہ لگائے۔ مگر فائدہ نہ ہوا۔ سرمہ نور کے استعمال سے آنکھوں کی سُرخی اور پانی بہنا بند ہونے کے علاوہ نظر بھی تیز ہو گئی۔ پہلے میں اچھی طرح دیکھ نہیں سکتا تھا۔ اب تو دور سے بھی خوب دیکھ سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے ایک تولہ سرمہ اور بھیج دیں۔"

جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے
لکھتے ہیں کہ "سرمہ نور استعمال کیا گیا۔ غیر معمولی فائدہ محسوس ہوا۔ آنکھوں کے لئے ازحد مفید پایا ایک تولہ اور ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔"

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سُرمہ نُور رجسٹرڈ

مہر مُوش کا سرتاج

دُنیا میں اسی سُرمہ کی دُھوم مچ رہی ہے جو ڈاکٹر۔ اطباء، رؤساء اُمراء اور عوام کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ جملہ امراض چشم میں مُفید اور بے ضرر ثابت ہو چکا ہے

ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ گوہانجنی۔ پڑبال اندھراتا۔ خارش۔ سُرخی۔ پانی بہنا۔ ناخونہ۔ ابتدائی موتیابند سفیدی چشم۔ لعید اور رطوبت وغیرہ وغیرہ

کیلئے تریاق ہے۔ امراض چشم میں تاثیر اور فوائد کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے

فی تولہ دو روپے × چھ ماشہ ایک روپیہ

قادیان کی معزز ہستیوں اور حکمار، ڈاکٹروں۔ ایڈیٹروں اور دیگر معززین کی قیمتی آرا آپ نے ملاحظہ فرمائیں۔ جو بے شمار سندات میں سے صرف چند نمونہ ہیں۔ قادیان کا قدیمی مشہور اور بہترین سرمہ سرمہ نور ہی ہے بار بار کے تجربہ نے اسم بامسمیٰ سرمہ نور کا خطاب حاصل کیا ہوا ہے

ملنے کا پتہ:۔ **محمد حیات منیجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارہ والی مسجد قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور۔ ۲۳ مارچ۔ باخبر حلقوں میں خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ سر عبد القادر سابق جج ہائیکورٹ کو جو اس وقت انڈیا کونسل کے رکن ہیں۔ پنجاب کا ایڈوکیٹ جنرل بنا دیا جائیگا امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس ماہ کے آخر میں ہندوستان واپس پہنچ جائیں گے۔

لنڈن۔ ۲۳ مارچ ہندوستان سے لورپول جانے والے ایک برطانی جہاز کو آگ لگ گئی لائف بوٹ کے ذریعہ تمام مسافروں کی جانیں بچالی گئیں۔

پشاور۔ ۲۳ مارچ گورنر سرحد وائسرائے سے ملاقات کے لئے دہلی گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ حکومت ہند کو یہ مشورہ دیں گے۔ کہ خان عبد الغفار خان پر عائد کردہ پابندیاں ہٹالی جائیں اور انہیں اپنے صوبہ میں جانے کی اجازت دے دی جائے۔

نیو یارک۔ ۲۳ مارچ۔ چار ہزار مخالفین فسطائیت نے ایک جلسہ منعقد کر کے مسولینی کے خلاف اظہار نفرت کیا۔ ایک فلم میں ہٹلر۔ مسولینی۔ فرانکو اور ہسپانوی پادریوں کی تصویریں دکھائی گئیں۔ لوگوں نے ان پر نفرت کے نعرے لگائے۔

قصور۔ ۲۳ مارچ قصور میں دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت محرم کے سلسلہ میں شیعوں کے تمام جلوس ممنوع قرار دیئے گئے ہیں حکام نے امن قائم رکھنے کے لئے زبردست انتظام کر رکھے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ اس وقت تک ۲۰۰ رضا کار اور ایک سو عورتیں سول نافرمانی کے لئے بیرونجات سے قصور پہنچ گئی ہیں۔

الہ آباد۔ ۲۳ مارچ معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی کی جدید اسمبلی میں ارکان کی تقریریں انگریزی کی بجائے ہندوستانی میں ہوا کریں گی۔ چنانچہ سکرٹریٹ کی طرف سے ابھی سے ایسے کلرک رکھے جا رہے ہیں۔ جو ہندوستانی جانتے ہیں۔ (کانگرسی اکثریت کے صوبہ میں ہندوستانی کا مطلب سوائے ہندی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔) —

دہلی۔ ۲۳ مارچ۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت گورنر یو۔ پی سے ملنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یو پی کی وزارت میں دو مسلمان ڈاکٹر حسین ظہیر اور مسٹر رفیع احمد قدوائی لئے جائیں گے۔

پشاور۔ ۲۳ مارچ ملاپ ۲۵ مارچ لکھتا ہے۔ کہ سر عبد القیوم ہندو سکھ نیشنلسٹ پارٹی کے انکار کی وجہ سے سرحد میں وزارت مرتب نہیں کر سکے چنانچہ انہوں نے گورنر کو اس امر کی اطلاع دے دی ہے۔ اب غالبًا ڈاکٹر خان صاحب لیڈر کانگرس پارٹی کو وزارت مرتب کرنے کی دعوت دی جائے گی۔

برلن۔ ۲۳ مارچ ہٹلر نے ایک قانون جاری کیا ہے۔ کہ روس میں جن ۳۸ جرمنوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ان کے بدلہ میں جو ۳۸ روسی جرمنی میں ملیں انہیں گرفتار کر لیا جائے۔ اگر کسی جرمن کو گولی مار دی گئی تو روسی کو بھی گولی سے اڑا دیا جائیگا۔

ملتان۔ ۲۳ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گذشتہ شب ملتان میں بارش کے ساتھ شدید ژالہ باری ہوئی۔ جس کی وجہ سے کئی جانور ہلاک ہو گئے اور فصلیں تباہ ہو گئیں۔ اسی طرح منٹگمری اور سکھر سے بھی سخت ژالہ باری کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

لنڈن۔ ۲۳ مارچ۔ جبل الطارق سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ہسپانیہ کے باغی جرنیل فرانکو کی افواج میں بغاوت رونما ہو گئی ہے۔ اور ہزاروں باغی سرکاری افواج میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں سینکڑوں ہسپانوی سپاہی اطالوی اور جرمن افسروں کے حکم سے گولی سے اڑا دئے گئے ہیں۔ ان سپاہیوں کے خلاف جنرل فرانکو کو قتل کرنے کی کوشش کا الزام تھا۔

نئی دہلی۔ ۲۳ مارچ گورنر جنرل نے فنانس بل کو اس سفارش کے ساتھ کونسل آف سٹیٹ میں پیش کرنے کے لئے بھیج دیا ہے۔ کہ اسے اس کی اصلی شکل میں پاس کر دیا جائے۔

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ ہندوستانی اور جاپانی تجارتی معاہدے کے سرکاری مشیروں کی روانگی کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس ہفتہ جاپان اور ہندوستان کے مندوبین کا ایک اجلاس طلب کر لیا جائے

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برما اور جاپان کے تجارتی معاہدہ تفاصیل کے متعلق عنقریب ہندوستان برما اور جاپان میں بیک وقت ایک اعلان شائع کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۲۳ مارچ روزنامہ "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم تیرانہ لکھتا ہے کہ البانیہ کی پارلیمنٹ نے ایک قانون پاس کیا ہے۔ جس کی رو سے البانیہ کی عورتوں کو برقعہ پہننے سے روکا گیا ہے شاہ زوغو نے اس قانون کی منظوری دیدی ہے۔

ٹوکیو ۲۳ مارچ۔ ایک تجارتی شہر ایلان پر جو ہاربن سے ۳۰۰ میل شمال مشرق کو واقع ہے۔ ۵۰۰ قزاقوں نے اچانک شبخون مارا۔ اور شہر میں داخل ہو کر کئی ایک لوگوں کو قتل کر دیا اور تمام بڑی بڑی عمارتوں کو لوٹ کر انہیں آگ لگا دی۔ مانچوکو کی جاپانی فوج اور ایلان کی پولیس نے چار گھنٹہ کی جنگ کے بعد قزاقوں کو پسپا کر دیا۔ شہر کے مقتولین کی تعداد کا ابھی تک انکشاف نہیں کیا گیا۔

بمبئی ۲۳ مارچ۔ حکومت بمبئی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سورت کے نام احکام جاری کئے ہیں۔ کہ ضلع سورت میں جن سات آشرموں پر حکومت نے غیر قانونی ادارے قرار دے کر قبضہ کر لیا تھا۔ وہ ان کے مالکین کو واپس کر دئے جائیں۔

راولپنڈی ۲۳ مارچ وزیرستان کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ قبائلی پٹھانوں کی غارت گری کا سلسلہ ابھی جاری ہے پشتو میں ایک اشتہار شائع کر کے اسے طیاروں کے ذریعہ خطرناک حصوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ جس میں گورنر سرحد کی طرف سے دیہاتیوں کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ برطانوی حکومت کے خلاف یہ پراپیگنڈا کہ مذہب اسلام میں مداخلت کی جا رہی ہے بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔

امرت سر ۲۳ مارچ۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۶ آنے سے ۳ روپے ۹ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۶ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۷ روپے ۱۲ آنے تک روئی ۱۸ روپے سونا ۳۶ روپے ۱ آنہ اور چاندی ۵۳ روپے

لنڈن ۲۳ مارچ "سٹیٹسمین" کا نامہ نگار متعینہ لنڈن لکھتا ہے کہ کیمبرج کے پروفیسر جان ہلٹن نے بیان کیا ہے۔ کہ لارڈ نفیلڈ (جو انگلستان کے مشہور مخیر شخص ہیں) ہمیشہ میں صرف ایک گھنٹہ سوتے ہیں اور انچاس سال کی عمر میں نہایت تندرست نظر آتے ہیں ان کی اس کیفیت کی وجہ یہ ہے کہ وہ اوائل عمر ہی سے آرام طلبی سے گریز کرتے رہے ہیں۔ اور کاموں میں شب و روز کی مشغولیت سے ان کی نیند کی عادت جاتی رہی ہے۔

ڈٹرائٹ (صوبجات متحدہ امریکہ) ۲۳ مارچ۔ ڈٹرائٹ کے موٹر ساز کارخانوں میں ایک عام ہڑتال کا شدید خدشہ پیدا ہو رہا ہے۔ جس سے شہر کی تمام اقتصادی حالت کے تلپٹ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ چند روز سے مزدوروں اور پولیس کی باہمی تلخ کامی بہت بڑھ گئی ہے۔ ۶ ہزار ہڑتالیوں نے حکام کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر سرکاری افواج نے انہیں کارخانہ سے نکالنے کی کی کوشش کی۔ تو نتیجہ کشت و خون کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

دہلی ۲۳ مارچ۔ ایک ملاقات کے دوران میں پنڈت مالویہ نے کہا۔ کہ اب جب کہ کانگرس نے وزارتیں قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا